نے زیرِ نظر کتاب لکھ کر یہ کمی پوری کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس میں انہوں نے الوہیت، نبوت اور معاد تین اصولی چیزوں تک گفتگو محدود رکھی ہے۔ اندازِ بحث دل نشیں اور موجودہ ذہن و دماغ سے مناسبت رکھتا ہے۔ ہر جگہ اور ہر بحث میں کتاب اللہ سے استدلال و استنباط خاص خصوصیت ہے۔

توحید کے باب میں مصنف کا بیان بے لچک ہے۔ توسل کی خار دار وادی سے بھی دامن بچا کر نکل گئے ہیں۔ کہیں کہیں کمزوری معلوم ہوتی ہے، مگر نتیجہ میں محققین علماء سے متفق ہیں (ص ۵۸-۵۶)۔ مصنف عمل کو ایمان کی اساس بتاتے ہیں اور اس میں سخت ہیں۔ تارکِ صلوٰۃ کو مرتد قرار دیتے ہیں (ص ۱۰۸) اور یہ وہ مقام ہے، جہاں راقم بھی گھبرا اٹھتا ہے اور بات بنائے نہیں بن پڑتی۔ عمل کے باب میں مصنف کی سختی اس حد تک بڑھی ہوئی ہے کہ وہ بے عمل کو منافق قرار دیتے ہیں (ص ۱۱۱)۔ اس قسم کے ایک بے عمل موروثی مسلمان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"میرے علم میں ایک شہر میں کپڑے کے دو کارخانے ہیں۔ ایک کا مالک غیر مسلم ہے۔ وہ تہمت کے الزام سے ڈر کر جمعہ کے دن مزدوروں کو نماز کی چھٹی دے دیتا ہے۔ دوسرے کا مالک موروثی ("مسلم بالوراثت") مسلمان ہے، وہ اپنے اس نام نہاد اسلام کی وجہ سے بے باک ہے۔ اور اپنے مزدوروں کو نماز کی چھٹی نہیں دیتا۔ اس سے کچھ کہو، تو نماز اور نمازیوں کو ہزار صلواتیں سنانا شروع کر دے گا۔ کیا اس طرح کے کمینے دو غد، مومنین کے شمار میں آ سکتے ہیں؟ (ص ۱۱۱)"

کتاب ہر حیثیت سے مفید ہے۔ کاش! ہمارے عربی مدرسوں میں داخل نصاب ہو سکتی۔

(۷) تذکرۃ الدعاۃ (داعیوں کا ہدایت نامہ)۔ مصنف: البہی الخولی، بڑی تقطیع، ۲۱۰ صفحے۔ طباعت اعلیٰ، کاغذ متوسط۔ مطبوعہ قاہرہ: ۱۹۵۱ء۔

البہی الخولی بڑے صالح، سنجیدہ اور صاحب فکر مصنف و ادیب ہیں۔ محمد الغزالی اور عبد العزیز کامل کی طرح ان کا شمار بھی اخوان کے خاص اصحابِ فکر و علم میں ہے۔ یہ کتاب انہوں نے اپنے رفقائے دعوت کی تربیت کے لیے لکھی ہے۔ اس کا پہلا اڈیشن خود حسن البناء مرحوم کے پیش لفظ کے ساتھ ان کی زندگی میں شائع ہوا تھا۔ اس دوسرے اڈیشن میں بھی مرحوم کے چند تعارفی جملے تبرک کے طور پر آغاز میں درج ہیں۔ کتاب